

استفتائاء

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چند سالوں سے بعض نجی ٹی وی چینلز اور کبیل آپریٹر حضرات عمومی طور پر انیاء علیہم السلام کی زندگی پر بنائی گئی فلموں کی نمائش کر رہے ہیں۔ مغربی ممالک میں تو یہ سلسلہ گذشتہ کمی دہائیوں سے جاری ہے مگر ہمارے ڈن یونیورسٹی میں یہ سلسلہ کچھ حصے سے زور پکڑ رہا ہے۔

”دی میسج“ (The message) نامی فلم جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس زمانہ کے واقعات پر مشتمل ہے۔ اس فلم کی نمائش ”جوہ“، چینل پر ہر سال کی جاتی ہے۔ صرف نی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر کو چھوڑ کر اس فلم میں تقریباً تمام صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعن کے نام سے کرداروں کو پیش کیا ہے۔ 313 بدری صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعن بھی بدر کی جنگ میں وکھائے گئے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعن کے ناموں پر کردار ادا کاروں نے ادا کئے۔

آج کل ”پیغام پروڈکشن“ نامی ادارے نے انیاء علیہ السلام کی زندگی پر فلمائی گئی فلموں کا اردو زبان میں ترجمہ کر کے پھیلانا شروع کر رکھا ہے۔ ان فلموں میں حضرت آدم علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت مریم صدیقہ علیہ السلام کے فرضی کردار پیش کئے گئے ہیں۔ ان فلموں میں کئی مقامات پر نبی کا فرضی کردار کرنے والے کو اے نبی، اے یوسف، اے ابراہیم، اے پیغمبر کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ فرضی کردار بھی کئی مقامات پر اپنے ڈائیلاگ سے خود کو اللہ کا پیغمبر کہتے ہیں۔ مثلاً حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں یہ دکھایا گیا ہے کہ اس دور میں شیاطین، انسانوں پر جنگ کا اعلان کر دیتے ہیں اور سلام علیہ السلام کے نام سے کردار ادا کرنے والے کا ایک جملہ (جب وہ ایک عورت کے پاس بیٹھا ہے) یہاں نقل کرتا ہوں۔

”ہر پیغمبر کی ایک میراث ہوتی ہے اور میری میراث شاید ان سے (یعنی سرکش شیاطین سے) جنگ ہے۔“

میوزک کی دھنیں تو ان تمام فلموں میں متواتر استعمال کی گئی ہیں۔ اور ان فلموں میں انیاء کے ناموں سے جن کرداروں کو دکھایا گیا ہے ان کو بار بار اس طرح پکارا جاتا ہے جیسے کسی عام آدمی کو پکارا جاتا ہے۔ مثلاً نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے جس شخص نے کردار ادا کیا ہے وہ کہتا ہے۔

۱ ”هم وہ کرتے ہیں جو محمد ہمیں کہتے ہیں..... محمد نے ہمیں بتایا کہ ایک اللہ کی عبادت کرو۔

کئی ایک بار حضرت جبرائیل علیہ السلام کو وحی لاتے ہوئے دکھایا گیا ہے اور ایک انسان کو حضرت جبرائیل کے نام سے کردار دیا گیا ہے۔ اسی طرح انیاء علیہ السلام کے نام سے بنائے گئے کرداروں پر ٹھہرہ، پاگل مجنون کہنا وغیرہ بھی فلمیا گیا ہے۔

ایسی ہی توہین پر مبنی مثالیں ان فلموں میں حد سے زیادہ موجود ہیں ہے۔ آپ سے مندرجہ ذیل سوالات شریعت مطہرہ کی روشنی میں جواب طلب ہیں۔
۱) کیا اسلام میں اس بات کی گنجائش ہے کہ انیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فلمیں یا ڈرامے تیار کئے جائیں۔ ان فلموں کی شریعت میں کیا حیثیت ہے۔ کیا یہ ناجائز ہیں اور ان کا گناہ کس درجہ کا ہے؟ کیا ایسی فلموں کو بنانے والے یا ان کا کسی بھی زبان میں ترجمہ کرنے والے اسلام کے مجرم ہیں اور شریعت ان پر کیا تغیری یا گرفت کرتی ہے؟ کیا ایسے لوگوں کو صرف توبہ کرنی چاہئے یا ان کے لئے کوئی سزا مقرر ہے؟

۲) فلم بنانے والوں کا یہ دعویٰ کرنا کہ اس فلم کی تمام دستاویز کی بڑی عرق ریزی سے قرآن، احادیث نبویہ اور مستند تاریخی حوالاجات سے تیار کی گئی ہے، ایسی صورت میں کیا فلم کو بنانے بغیر کرنے، فروخت کرنے یا دیکھنے کی کوئی گنجائش اسلام میں ہے؟

۳) کسی بھی شخص کو چاہے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو فرضی طور پر نبی یا صحابی بنانا اور پھر دیگر فلموں کے کرداروں کی طرح اس شخص سے صحابی کے طور پر ایکٹنگ کرنے اور کردارے کے فعل کی شریعت میں کیا حیثیت ہے؟

۴) وہ شخص جو اس فلم میں بار بار خود کو نبی یا صحابی کہہ رہا ہے اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

۵) وہ لوگ یا ادارے جو ان فلموں کی نمائش کر رہے ہیں ان کا کیا حکم ہے، ان فلموں کا کاروبار، لین دین کسی بھی درجہ میں کیا ہے؟

۶) ان فلموں کو دیکھنے والے چاہے وہ اسلامی معلومات کے حصول کی نیت سے دیکھیں یا نہیں اور دینی جذبہ کے ساتھ دیکھیں، کا کیا حکم ہے؟

۷) کیا حکومت وقت کو ایسی فلموں پر پابندی لگانی چاہیے؟

۸) جو لوگ اس فتنہ کی شدت سے آگاہ ہیں بالخصوص دینی طبقہ سے مسلک ذمہ داران، ان کو اس سلسلہ میں کیا کردار ادا کرنا چاہئے اور جانتے بوجھتے آنکھیں بند کرنے والے اور اس گناہ پر خاموشی اختیار کرنے والوں کے بارے میں کیا رائے ہے؟

جواب عناصریت فرمائیں۔

ا جو اب

ٹی وی چینل اور کسیل وغیرہ میں انبیاء علیہم السلام کی زندگی پر فلماتی گئی فلموں میں انبیاء علیہم السلام اور حضرت سرمد صدیق علیہ السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فرضی کردار پیش کرنا منوع کفر صریح ہے۔ بلکہ اسیں اللہ تعالیٰ آپ کے سچے رسولوں سے استہزا، کے ذمہ میں آتا ہے۔ غیرنبی کو نبی کی فرضی صورت میں پیش کرنا اس کو نبی کے نام سے پکارنا اسی طرح حضرت جبریل علیہ السلام کو انسانی شکل میں دیکھانا اسکو جعل کرہ کر پکارنا اللہ و رسول اور صحابہ کی توبہ ان سے کھل امڑا ہے۔ لیوں میں کافر اقوام یہ چاہیے ہیں اس قسم کی فلموں سے مسلمانوں میں اسلامی حس اور غیرت خشم کی جائیں۔ رفتہ رفتہ رواج عالم ہو اور اہل اسلام اس کو حقیقت کے طور پر تسلیم کر لیں انکی نام پر دری گئی پر وکرا کو احادیث و آثار کا درجہ حاصل ہو رہا اسلام کے کردار کشی کے بدترین شال ہے پُرِیدُونَ آن يطْفُؤُ الْوَرَّاللَهُ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَا بَنِي اللَّهِ إِلَّا أَنْ يُتَّمَّ نُورُهُ وَلَوْكَرِهِ الْكُفَّارُونَ ۝ ۵ آیت ۲۳ سورۃ التوبۃ و ۵ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور (یعنی دین اسلام) کو اپنے منہ سے بخادر جمال اللہ تعالیٰ بدلوں اسکے کہ اپنے نور کو کمال تک بینجا دے مانے گا انہیں گو کافر لوگ کیسے ہی ناخوش ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں منافقین اس قسم کی نازیبا حرکات کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں مخاطب کیا ہے اُنْ أَبَا اللَّهِ وَ أَبْيَهِ وَرَسُولِهِ كَتَمْتَهُ تَسْتَغْرِفُ وَنَ ۝ ۵ آیت ۶۵ سورۃ التوبۃ کیا اللہ اور اسکی آیات اور اس کے رسول سے استہزا کرتے ہوں۔ لَا تَعْذِرْ رُوْاْتِكُرْدُونَ لَعْدَ اِيمَانِكُمْ ۝ اُنْ تَعْفُ عن طَائِفَةٍ مِّنْكُمْ لَعْدَ بَطَائِفَةٍ يَا نَهْمَ کَانُواْ مُجْرِمِينَ ۝ ۵ آیت ۶۶ سورۃ التوبۃ بہانے مت بناؤ تم تو کافر ہو گئے انہمار ایمان کے سچے اگر تم معاف کر دیں گے تم میں سے بعضوں کو تو البته عذاب بھی دیں گے بعضوں کو اس سبب ہے کہ وہ گھنگار تھے۔

شیخ الاسلام حنفیہ احمد عثمانی رحمۃ اللہ ان آیات کے تحت تحریر فرماتے ہے یعنی کیا دل لگی اور ناخوش وقتی کا موقع و محل یہ ہیکیہ اللہ رسول اور ان کے احکام الہیہ کا استحقاق تو وہ چیز ہے اگر محض زبان سے دل لگنی کے طور پر کیا جائے وہ بھی کفر عظیم ہے۔ چہ جائیکہ منافقین کی طرح از راہ شرارت و بد باطنی ایسی حرکت سر زد ہو۔

یعنی جھوٹے عذر تراش نے اور جیدے حوالوں سے کچھ فائدہ نہیں جن کو نفاق و استہزاء کی بینزا
ملنی ہے بلکہ کر رہے گی ہاں جواب بھی صدق دل سے توبہ کر کے اپنے جرم سے
باز آ جائیں گے انہیں خدا مخالف کر دے گا یا جو بیلہ ہی سے باوجود کفر و نفاق
کے اس طرح کی قتلہ انگلیزی اور استہزاء سے علیحدہ رہے ہیں انہیں استہزاء،
و تمثیر کی سزا یہاں نہ ملے گی :- انتہائی

اسلام میں عالم تصویر کر کی پر سخت وعدہ مذکور ہے چہ جائید
ان پاک پیسوں کی فلم سازی کر کے اسکی نمائش کی جائے۔

اگر بالفرض یہ دستاویزات صحیح ہوں اس کے باوجود تصویر اور
ڈرامہ کے انداز میں ان کا اجراء ایک قسم کا افتراء اور بہتان تراشی ان
بزرگوں پر اس قسم کے ادارے جعل سازی اور کفر سازی کے اڑے ہیں
ان کا روکنا اور بند کرنا حکومت اور مسلمانوں کی اولین اسلامی ذمہ داری ہے
اس میں ستی اور کامیابی بغیرتی کا مظہر ہے۔

اَذْنَ اللَّهُ مِنْهُ

مُحَمَّدُ طَهُورُ عَزِيزٌ

صَدَرَهُ جَامِعَةُ قِتَاعِ الْعِلْمِ
نوشنہر سماں کی گورنمنٹ



20 اگست 2011 مطابق ۱۹ رمضان المبارک ۱۴۳۲